السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بڑا بھائی چچا کی بیٹی کا رشتہ مانگنے گیا تو چچی نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے اپنی اولاد کے ساتھ میرے اس بھائی کو دودھ پلایا ہے۔ کچھ مدت بعد وہی چچی ہمارے ہاں آئی کہ اپنے بیٹے کے لیے میری بہن کا رشتہ طلب کرے... ہم سوچ میں پڑگئے اور اسے وہ بات یاد دلائی جو اس نے کہی تھی۔ یعنی اس نے اپنی اولاد کے ساتھ میرے بھائی کو دودھ پلایا ہے۔ اس نے اس کا اقرار کیا لیکن بعد میں مکر گئی اور کہنے لگی کہ اس نے کبھی میرے بھائی کو دودھ نہ پلایا تھا۔

کیا ہم اس کی پہلی والی بات پر اعتماد کریں یا دوسری پر؟ اور اس بارے میں شرع کی رائے کیا ہے؟ (جاری۔ ع۔ سبت العلایا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا پہلا مذکورہ دعویٰ کہ اس نے آپ کے بھائی کو دودھ پلایا ہے، اس عورت کے بیٹوں کی تیری بہنوں سے شادی میں مانع نہیں۔ بشرطیکہ آپ کی بہنوں نے اس کا دودھ نہ پیا ہو اور نہ ہی اس کے بیٹوں نے آپ کی ماں کا دودھ پیا ہو۔ اور یہاں دوسری رضاعت تو ہے ہی نہیں، جو آپ کی بہنو کے اس کے بیٹوں کے ساتھ شادی میں مانع بن سکے۔

اور جب وہ عورت اپنے پہلے دعویٰ میں اپنے آپ کو خود جھٹلا رہی ہے تو آپ کے بھائی اس کی بیٹی کے ساتھ شادی میں بھی کوئی بات مانع نہیں۔

اور اگر آپ احتیاطاً اس کی بیٹیوں سے شادی نہ کریں تو یہ بہتر ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((دَعْ مَا یُرِیبُکَ الی مَا لَا یُرِیبُکَ))

''جس بات میں شک ہو اسے چھوڑ دو اور وہ اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔''

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اتَّقَی الشُّبُہاتِ؛ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِینِہِ وَعِرْضِہِ))

''جو شخص شبہات سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کرلیا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 208

محدث فتویٰ